65494-کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ادائیگی کرکے حج اور عمرہ ادا کرنے کا حکم

سوال

ان آخری ایام میں حج اور عمرہ کے گروپ منظم کرنے والی سیاحتی کمپنیوں کی جانب سے بہت سارے اعلانات سامنے آرہے ہیں، جن میں حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کی سہولت اور ان کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو اپنی جانب لانے کے لیے ٹور کے خرچہ کی قسطوں میں ادائیگی کا اعلان بھی شامل ہے، یہ اعلان بہت سارے ممالک کے اقتصادی حالات میں کساد اور ان ممالک کے شہریوں کی مالی حالت میں کمی کو دیکھتے ہوئے کیا گیا ہے، اور بعض کمپنیوں نے تو یہ اعلان بھی کر رکھا ہے کہ: قسطیں کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ بھی قبول کی جاسکتی ہیں.
سوال یہ ہے کہ:
اس طریقہ سے ادا کیا جانے والے حج اور عمرہ کا شرعی حکم کیا ہے؟ اور کیا اس حالت میں حج اور عمرہ صحیح ہوگا؟-خاص کر بعض فقہاء نے ٹور کے اخراجات بہت زیادہ ہوجانے کی بنا پر حج کے لیے مناسب قسطوں میں ادا کرنے پر حاصل کردہ قرض کے ذریعہ مال لینا جائز قرار دیا ہے؟

پسندیدہ جواب

حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن اور اس کی عظیم بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے، جو کہ اللہ تعالی کی کتاب اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ فریضہ ہے، اور سب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

.{اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں اس گھر کا حج فرض کردیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے}.آل عمران (97).

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ ادا کرنا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

اور حج صرف صاحب استطاعت پر فرض ہے جو استطاعت نہیں رکھتا اس پر حج فرض نہیں، اور استطاعت میں: حج ادا کرنے کے لیے سفر کی مالی اور بدنی استطاعت شامل ہے.

اور انسان کو حج کے لیے قرض حاصل کرنے کا مکلف نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی اس کے لیے ایسا کرنا مستحب ہے، اگر اس نے مخالفت کی اور قرض حاصل کر کے حج کرلیا تو ان شاء اللہ اس کا حج صحیح ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

بعض لوگ اپنی کمپنی سے حج کے لیے قرض حاصل کرتے ہیں جو قسطوں میں ان کی تنخواہ سے کاٹ لیا جاتا ہے، لہذا اس بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

میرے خیال میں اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ جب اس کے ذمہ قرض ہے تو اس پر حج فرض ہی نہیں، تو پھر جب وہ حج کے لیے قرض حاصل کرے تو کیسے ہوگا؟! میری رائے یہ ہے کہ وہ حج کے لیے قرض حاصل نہ کرے؛ کیونکہ اس حالت میں اس پر حج واجب نہیں.

اس لیے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی دی گئی رخصت اور اس کی رحمت کی وسعت کو قبول کرے، اور اسے اپنے آپ کو ایسا قرض حاصل کرنے کی تکلیف نہیں کرنی چاہیے جس کے متعلق وہ جانتا ہی نہیں کہ اس کی ادائیگی کر سکے گا یا نہیں؟ ہو سکتا ہے اسے موت آجائے اور قرض اس کے ذمہ ہی باقی رہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (93/21).

اور اگر حج کے لیے سودی قرض حاصل کیا جائے تو یہ اکبر الکبائر میں شام ہوتا ہے، اور سود کی حرمت تو دلائل کے بغیر ہی مشہور و معروف ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

.{اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے ترک کر دو اگر تم مومن ہو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے}.البقرۃ(278-279).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے:

.{اور اللہ تعالی نے بیع حلال اور سود کو حرام کیا ہے، لہذا جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت آگئی اور وہ رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے، اور جو کوئی پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے}.البقرۃ(274).

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی" صحیح مسلم حدیث نمبر (1597).

تو پھر ایک مسلمان شخص کیسے راضی ہو سکتا ہے کہ وہ حج کرنے کے لیے ایسے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جس پر اللہ تعالی نے جنگ کا وعدہ کیا ہو حالانکہ اگر وہ صاحب استطاعت نہیں تو پھر اس پر حج فرض ہی نہیں.

اور سوال نمبر (11179) کے جواب میں کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ قرض کی حرمت بیان کی جا چکی ہی کہ یہ بھی سود کی ایک قسم ہے.

اور حج صحیح ہونے کے اعتبار سے تو حرام مال سے کردہ حج بھی صحیح ہے، لیکن وہ حج مبرور نہیں.

حتی کہ ایک امام کا کہنا ہے کہ:

اگر آپ نے اصلا حرام مال سے حج کیا تو آپ نے حج نہیں کیا لیکن جانور نے حج کر لیا.

اللہ تعالی تو ہر پاکیزہ اور اچھی چیز قبول فرماتا ہے، بیت اللہ کا حج کرنے والے ہر شخص کا حج مبرور نہیں ہوتا.

شعر میں العیر کا معنی وہ جانور ہے جس پر حاجی سوار ہوتا ہے یعنی گدھا.

آپ سوال نمبر (48986) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئی شخص حرام مال کے ساتھ حج کرے یا کسی غصب کردہ جانور پر حج کرے تو ہمارے ہاں اس کا حج صحیح ہے اور ادا ہو جائے گا، اور وہ گنہگار ہوگا.

امام ابو حنیفہ اور امام مالک، اور عبدری رحمہم اللہ تعالی نے بھی یہی کہا ہے، اور اکثر فقہاء کرام کا قول بھی یہی ہے.

دیکھیں : المجوع (40/7).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

حرام مال سے کیا جانے والے حج کا حکم کیا ہے ؟- یعنی نشہ کی اشیاء فروخت کرنے کے فوائد کے ساتھ-ایسا کام کرنے کے بعد وہ اپنے والدین کے لیے حج کی ٹکٹیں بھیجتے اور حج کرتے ہیں، حالانکہ ان میں سے بعض کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ مال نشہ آور اشیاء فروخت کر کے جمع کیا گیا ہے، تو کیا یہ حج مقبول ہے کہ نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

حرام مال سے حج کرنا اس کے صحیح ہونے میں مانع نہیں، لیکن حرام کمائی کا گناہ ہوگا، اور حج کے اجر و ثواب میں بھی نقص اور کمی ہوگی لیکن حج باطل نہیں ہوتا.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (43/11).

اور اس باب میں ایک حدیث مشہور ہے لیکن وہ ضعیف ہے :

عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے حرام مال سے حج کیا اور لبیک اللھم لبیک (حاظر ہوں میں اے اللہ میں حاظر ہو) کہا، تو اللہ عزوجل فرماتا ہے : نہ تو تیری لبیک ہے اور نہ ہی سعدیک اور تیرا حج تجھ پر لوٹا دیا گیا ہے"

ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں. دیکھیں : العلل المتناھیۃ (566/2).

تو یہ اولی اور بہتر ہے.

واللہ اعلم.